احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 35

منگل 27۔اگست 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 27/اگست 2013ء 19 شوال 1434 ہجری 27 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 194

جلسہ سالانہ یوکے کے انتظامی امور کا ذکر اور کارکنان کو مہمان نوازی کا حق ادا کرنے اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنے کی تلقین

حضرت مسیح موعود کے سب مہمانوں کی تواضع کرو اور ان سب کی خوب خدمت کرو

کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ ہر ممکن حد تک انہیں آرام پہنچایا جائے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اگست 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23۔اگست 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا، حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جلسہ سالانہ یوکے شروع ہو رہا ہے۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں ربوہ میں 1983ء تک ہونے والے جلسہ سالانہ اور پھر قادیان، جرمنی اور یوکے میں ہونے والے جلسہ سالانہ کے انتظامی امور خصوصاً کھانا روٹی کی پکوائی اور لنگر سے متعلقہ امور بیان فرمائے۔ حضور انور نے حدیقۃ المہدی میں جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں احباب جماعت کی خدمات کو سراہا اور پھر فرمایا جماعت کی خاطر وقت دینا احمدی کا خاص نشان بن چکا ہے۔ ہر معاملے میں احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہمان نوازی ایک اعلیٰ خلق ہے۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آپ کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ آج بھی یہی معیار حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کے لئے ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ پس مہمانوں کا احترام کرنا ہمارا فرض ہے، یہ بہت ہی قابل احترام مہمان ہیں جن کی نیت اللہ اور رسول ﷺ کی رضا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں سب مہمانوں کو واجب الاحترام جان کر تواضع کرو، میرا حسن ظن ہے کہ تم مہمانوں کو آرام دیتے ہو، ان سب کی خوب خدمت کرو۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ پر آنے والے لوگ حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں جو محض دینی غرض سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے یہاں آئے ہیں تو پھر ایک توجہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے حسن ظن کا پاس اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ مہمانوں کے لئے خدمت کا جذبہ ہمارے دل میں ہونا چاہئے جہاں جہاں ہماری ڈیوٹیاں ہیں ہم نے اس حق کے ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

حضور انور نے مہمان نوازی کے ضمن میں ہی فرمایا کہ ہمیں حضرت مسیح موعود کے اس خیال اور درد کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مہمان کو آرام دیا جائے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ حضور انور نے اس مرتبہ مردوں اور عورتوں دونوں طرف تبشیر کے مہمانوں کا خاص خیال رکھنے کی تاکید فرمائی۔ فرمایا کہ یوکے میں رہنے والے احمدی میزبان ہیں اور یوکے سے باہر سے آنے والے مہمان ہیں اس لئے یوکے کے رہنے والے ہر احمدی نے مہمان نوازی کے اعلیٰ خلق کا مظاہرہ کرنا ہے۔ فرمایا کہ ڈیوٹیاں دینے والے آپس میں بھی اور پھر افسران بھی اپنے ماتحتوں کے ساتھ خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر سفر اختیار کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ خوش قسمت مسافر ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایسی مجلس جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہو رہا ہو، اس مجلس میں بیٹھنے والوں پر فرشتے بھی سلامتی اور دعاؤں کا تحفہ بھیجتے ہیں۔ فرمایا کہ ہمارے جلسے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہی مجالس ہیں اور ان مجلسوں میں شامل ہونے کے لئے سفر کر کے آنے والوں کا مقام بھی بہت بلند ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ایسے مسافروں کی خدمت اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ پس خدمت کے جذبے کی روح کو ہر خدمت کرنے والے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک صحابیؓ اور اس کی بیوی کا مہمان نوازی کا واقعہ بیان فرمایا، ان کو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے اور ان کے بلند مقام کا بیان کر کے فرمایا کہ یہ وہ مقام ہے جو کہ مہمان نوازی کرنے والوں کو ملتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرما کر اللہ تعالیٰ ہمارے لئے مفلحین میں شامل ہونے کے راستے کھول رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام خدمت گار، تمام کارکنان اس فیض کو حاصل کرنے والے بنیں اور جلسے کے جو انتظامات ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم ظہور احمد کیانی صاحب آف کراچی کی شہادت پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پہرہ دے رہا ہوں

ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب دوپہر کے وقت اندر مکان میں ایک چارپائی پر لیٹ گئے حضرت مسیح موعود وہاں ٹہل رہے تھے ایک دفعہ مولوی صاحب جاگے تو حضرت مسیح موعود فرش پر چارپائی کے پاس لیٹے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب ادب سے گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ گئے۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا کہ کیوں اٹھ بیٹھے ہیں مولوی صاحب نے عرض کیا کہ آپ نیچے سوئے ہیں میں اوپر کیسے سو رہوں مسکرا کر فرمایا۔ ''میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوئے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ یعقوب علی عرفانی صفحہ: 155-156)

ایم ٹی اے اثر پیدا کر رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''پھر عرب دنیا میں آج کل (۔) پر پادریوں کے ذریعے سے بھی بڑے اعتراض ہو رہے ہیں۔ اور مصر تک کے علماء جو اپنے آپ کو (۔) کا بڑا علمبردار سمجھتے ہیں ان کو جواب نہیں دیتے۔ اور سنا یہ ہے کہ باقاعدہ یہ پالیسی ہے اور کہا گیا ہے کہ جواب نہیں دینا۔ تو یہ ان کا حال ہے۔ اور آج اگر ان کو جواب دینے کی جرأت پیدا ہوئی ہے تو جماعت احمدیہ کو اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرب دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے مصطفیٰ ثابت صاحب کا جو پروگرام چلایا گیا تھا یہ کافی اثر پیدا کر رہا ہے۔ کئی عربوں نے بڑا سراہا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 17/مارچ 2006ء
بحوالہ خطباتِ مسرور جلد چہارم صفحہ 152)
(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن اور مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ مورخہ یکم ستمبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شمیم صاحب

کشمیر کا مقدس مقام۔حضرت بَل جہاں روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مُوئے مبارک محفوظ ہے

کشمیر کے طول وعرض میں سینکڑوں ایسی جگہیں ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں اپنے تقدس کی وجہ سے مرجع خلائق رہتی ہیں۔عقیدت مندی کے اعتبار سے ''حضرت بَل'' مقبول ترین جگہ ہے۔یہ عمارت کشمیر کی مشہور جھیل دَل کے کنارے واقع ہے۔سو دوسو سال قبل یہ مقام درس وتدریس کی ایک عظیم جگہ تھی۔نہایت درجہ قیمتی علمی کتب سے معمور ایک کتب خانہ تھا۔معیار تعلیم اونچا تھا اور اساتذہ زیورعلم سے آراستہ۔گویا یہ مسجد کم اور یونیورسٹی زیادہ تھی۔مرور زمانہ نے اسے مسجد تک محدود کر دیا ہے ۔گویا یہ جگہ اپنی درسگاہ ہونے کا مقام کھو چکی ہے۔اور اگر ہے بھی تو برائے نام۔

حضرت بَل کے تبحر اور تقدس کی وجہ یہ ہے کہ اس عمارت میں رسول کریم ﷺ کا ایک بال ۔مُوئے مُبارک۔محفوظ ہے جو سال کے مخصوص دنوں میں لوگوں کی زیارت کے لیے باہر نکالا جاتا ہے۔ان مواقع پر ایک جم غفیر اُمڈ آتا ہے اور عشاق کا یہ اجتماع ایک میلے کا سا سماں پیش کرتا ہے۔

رسول کریم ﷺ کے جسم اطہر کا یہ بال۔مُوئے مُبارک۔کشمیر کیوں کر پہنچا؟ اس بات کا علم قارئین کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔یہ واقعات کس حد تک صحیح ہیں کہا نہیں جا سکتا۔

اٹھارہویں صدی کے مورخ مرزا قلندر بیگ اپنی کتاب ''حجت قاصرہ'' میں اور محمد اعظم دیدہ مری ''واقعاتِ کشمیر'' میں لکھتے ہیں کہ مُوئے مُبارک سترھویں صدی کے اواخر میں حضرت عبداللہ صاحب کے ذریعہ کشمیر پہنچے۔ حضرت عبداللہ صاحب رسول کریم ﷺ کی اولاد میں سے تھے اور مدینہ منورہ کے منتظم اور نگران۔ان کو مُوئے مُبارک کے علاوہ آنحضرت ﷺ کا سر پر باندھا جانے والا کپڑا اور حضرت علیؓ کے گھوڑے پر استعمال ہونے والی کاٹھی بھی حضرت امام حسینؓ سے وراثتاً منتقل ہوتی ہوئی 1635ء میں ملی تھی۔ان تینوں مقدس نوادرات کی نگہداشت اور دیکھ بھال مائیدانش صاحب کے سپرد رہی۔اور یہ ذمہ داری انہوں نے آخروقت تک نبھائی۔

حضرت عبداللہ صاحب کا اعزاز یعنی نگران و منتظم مدینہ منورہ ان کے آبائی عزیز سید ہاشم صاحب سے کسی اختلاف کی وجہ سے جاتا رہا اور بات یہاں تک بڑھ گئی کہ معاملہ ترک سلطان تک جا پہنچا۔سلطان نے مدینہ منورہ کے گورنر کو حکم بھیجا کہ عبداللہ صاحب کو ان کی شاہی عدالت میں پیش کیا جائے۔حضرت عبداللہ شاہی عدالت نہ گئے۔ اس جرم کی پاداش میں حضرت عبداللہ کی ساری جائیداد بحق سرکار ضبط کر لی گئی اور انہیں مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔

حضرت عبداللہ نے بصرہ سے ہوتے ہوئے ہندوستان جانے کا قصد کیا اور 2 سال کی طویل مسافت کے بعد 1637ء میں ریاست دکن کے شہر بیجا پور پہنچے۔ بیجا پور کا راجہ حضرت عبداللہ کے سابقہ مقام نگران و منتظم مدینہ اور ان تین مقدس نوادرات کے مالک ہونے سے بڑا متاثر ہوا اور ان کو بیجا پور میں رہنے کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی کچھ جاگیریں بھی دیں۔23 سال بیجا پور میں رہنے کے بعد حضرت عبداللہ وفات پا گئے اور یہ نوادرات مقدسہ ان کے بیٹے سید حامد کی تحویل میں آ گئے۔

1658ء میں جب شہنشاہ شاہ جہاں بیمار ہوا تو داراشکوہ،مرادشاہ اور اورنگزیب میں بادشاہت حاصل کرنے کے سلسلے میں رسہ کشی شروع ہو گئی اور انجام کار اورنگزیب نے عنان حکومت سنبھال لی۔ چونکہ حضرت عبداللہ اس کشمکش کے دوران داراشکوہ کے حق میں تھے لہٰذا اورنگزیب نے سید حامد کی ساری جائیداد ضبط کر لی۔سید حامد نے دِلّی جا کر جاگیریں واپس لینے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔اس اثنا میں سید حامد صاحب سخت مالی تنگدسی سے دوچار ہو گئے۔انہی دنوں ایک کشمیری تاجر نورالدین آشواری ادھر آ نکلا۔آشواری کو جب معلوم ہوا کہ ایک شخص بنام سید حامد علی جو رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور دہلی میں مقیم ہے تو وہ احتراماً ملاقات کی غرض سے ان سے ملنے گیا۔ یہ جان کر کہ سید حامد صاحب سخت مالی بحران کا شکار ہیں تو اس نے ایک بڑی رقم انہیں پیش کی۔اس طرح سید حامد صاحب اور آشواری صاحب کے درمیان ایک رشتہ استوار ہو گیا۔آشواری ملاقات کی غرض سے آنے جانے لگ گئے۔

ایک دن آشواری صاحب سید صاحب سے ملنے گئے۔اتفاقاً وہ دن معراج النبی ﷺ کا دن تھا۔سید حامد صاحب اپنے گھر والوں کو مُوئے مُبارک کی زیارت کروا رہے تھے۔آشواری صاحب نے موقعہ غنیمت جانا اور خود بھی مُوئے مبارک کی زیارت کی۔کچھ دنوں بعد آشواری صاحب نے سید حامد صاحب سے درخواست کی آپ کے پاس تین مقدس تبرکات ہیں ان میں سے ایک مجھے عطا فرمائیں تا کہ میں اپنے کشمیر ی بھائیوں کے ازدیاد ایمان اور روحانی فائدے کے لیے وہاں لے جاؤں۔سید حامد صاحب نے معاملہ پر غور کیا اور اس نتیجہ پہنچے کہ آشواری ایک تاجر ہے وہ ان نوادرات کی حرمت قائم نہ رکھ سکے گا۔اور آشواری صاحب کی درخواست مسترد کر دی اُسی رات سید حامد صاحب نے رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔آنحضرت ﷺ نے سید حامد صاحب کو فرمایا کہ آپ یہ مقدس تبرکات آشواری صاحب کو دے دیں۔ چنانچہ اس صبح حامد صاحب نے آشواری صاحب کو بلوایا۔اپنے خواب کا ذکر کیا اور مُوئے مُبارک آشواری صاحب کے حوالہ کر دیئے اور ساتھ ہی تبرکات کے پُرانے خادم مائیدانش کو بھی ساتھ کر دیا۔آشواری صاحب نے اس احسان کے بدلے سید حامد صاحب کو کچھ تحائف پیش کیے اور ایک کثیر رقم ان کے خدمت میں پیش کی۔

مُوئے مُبارک ملنے پر آشواری صاحب لاہور سے ہوتے ہوئے کشمیر جانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔کسی طرح یہ خبر اورنگزیب کو پہنچ گئی اور اس نے حکم جاری کیا کہ آشواری صاحب مُوئے مُبارک کے ساتھ دربار میں حاضر ہوں۔ اورنگزیب نے مُوئے مُبارک آشواری صاحب سے لے لیے۔اورنگزیب نے مُوئے مُبارک کی اصلیت معلوم کرنے کے لیے کوشش شروع کی۔ اس سلسلہ میں اولاً بادشاہ نے پہلی رائے اپنے پیرومُرشد حضرت ابو صالح کی لی جنہوں نے مُوئے مبارک کے اصل ہونے کے حق میں رائے دی۔تجربات کروائے۔بادشاہ نے فیصلہ کیا مُوئے مُبارک خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ اجمیر شریف میں رکھے جائیں۔

انہی دنوں اورنگزیب نے بھی حضرت رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔آپ ﷺ نے اورنگزیب کو حکم دیا کہ مُوئے مُبارک آشواری کو واپس دے دیں۔چنانچہ ایک حکم نامہ کے ذریعہ آشواری صاحب کو دربار میں طلب کیا گیا۔اس دوران آشواری صاحب کا انتقال ہو گیا اور مائیدانش جو ان مقدس تبرکات کا شروع سے ہی خیال رکھتا چلا آیا تھا۔دربار میں حاضر ہوا مائیدانش نے اورنگزیب بادشاہ کو بتلایا کہ آشواری کی خواہش تھی کہ انہیں مُوئے مقدس کے قُرب میں دفنایا جائے۔ اس پر اورنگزیب نے حکم دیا کہ مُوئے مُبارک حکومت کی نگرانی میں کشمیر لے جائے جائیں اور آشواری صاحب کے آس پاس ہی کہیں دفنایا جائے۔اس طرح مُوئے مُبارک کشمیر پہنچے۔

مرزا قلندر بیگ مُوئے مُبارک کے کشمیر آنے پر اس قدر خوش ہوئے کہ وہ کشمیر کو ''مدینہ ثانی'' کہنے لگ گئے کیونکہ مُوئے مقدس یہاں موجود ہیں۔ابتداءً یہ مُوئے مُبارک خواجہ معین الدین نقشبندی کی خانقاہ میں رکھے گئے لیکن زائرین کی کثرت کی وجہ سے اس جگہ دھکم پیل کی وجہ سے موتیں واقع ہونے لگ گئیں۔چنانچہ مغل گورنر فاضل خان نے علماء اور عوام کا ایک اجلاس بلایا اور یہ فیصلہ ہوا کہ مُوئے مقدس باغ صادق خان میں جو جھیل دَل کے کنارے پر واقع ہے،رکھے جائیں۔یہ باغ صادق خان اب حضرت بَل کے نام سے مشہور ہے۔ایک مغل شہزادے صادق خان نے ایک خوبصورت عمارت بنوائی جس میں موئے مبارک رکھے گئے۔یہ عمارت 1993ء میں نذر آتش ہو گئی جس میں قیمتی کتب خانہ اور عمارت ضائع ہو گئیں۔اب سفید سنگ مرمر کی عمارت بنوائی گئی ہے جس میں مُوئے مقدس محفوظ ہیں۔ساتھ ہی مدرسہ مدینۃ العلوم ہے۔حضرت بَل کی نئی عمارت میں مدرسہ موجود تو ہے لیکن معیار نہایت درجہ کمزور۔معدودے چند طلباء ہی اس مدرسہ میں نظر آتے ہیں۔

غلبہ احمدیت سے قبل مصائب آئیں گے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

آپ لوگ حضرت مسیح موعود کے الہامات کو پڑھیں اور دیکھیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے کیا بیان کیا ہے کہ جب تھوڑی بہت ترقی حاصل ہو گئی تو مصیبت کا زمانہ ختم ہو جائے گا؟ یا یہ بیان کیا ہے کہ اس زمانہ تک کہ جماعت کو تمام دنیا پر غلبہ تام حاصل نہیں ہو جاتا مشکلات پر مشکلات آئیں گی اور مصائب پر مصائب برداشت کرنی پڑیں گی۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو جو تکالیف پہنچیں،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو جن مصائب میں سے گزرنا پڑا اسی طرح اور انبیاء کی جماعتیں جن مشکلات کے دَور میں سے گزریں وہ تمام مشکلات اور تمام مصائب جماعت احمدیہ کو بھی برداشت کرنی پڑیں گی اور اگر ان الہامات سے یہی ظاہر ہوتا ہے تو آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ کہہ کر کہ مصیبت کوئی نہیں آپ کا نفس آپ کو دھوکا دے رہا ہے اور آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ ابھی آپ کے لئے بڑے بڑے ابتلاء مقدر ہیں اور درحقیقت میری زبان اُن خطرات کو بیان کرنے سے بالکل قاصر ہے جو ہماری جماعت کو پیش آنے والے ہیں کیونکہ اگر تصریحاً اُن خطرات کا اظہار کر دیا جائے تو دشمن پہلے سے بھی زیادہ ہوشیار اور دلیر ہو جائے اور اُسے معلوم ہو جائے کہ میری خفیہ تدابیر کا اِن کو علم ہو چکا ہے۔اسی وجہ سے مجھے اخفاء سے کام لینا پڑتا ہے تا دشمن کو یہ معلوم نہ ہو کہ اُس کے منصوبوں کا ہمیں علم ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 313)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

رمضان کا فیض اس وقت حاصل ہوتا ہے جب قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ روزے تبھی فائدہ دیں گے جب قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل ہو

وہ لوگ جن کے آپس کے جھگڑے صرف اناؤں اور تکبر کی وجہ سے طول پکڑے ہوئے ہیں، انہیں اس رمضان میں عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے چاہئیں

اللہ تعالیٰ کی مدد ملتی ہے دعاؤں کی طرف توجہ سے اور صبر سے اور یہ خصوصیت صرف انہی لوگوں میں ہوتی ہے جو عاجزی دکھانے والے ہیں

ہمیں چاہئے کہ اس رمضان میں ہم اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک ہم نے اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور اس طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم کتاب کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں اور یہ رمضان ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآن کریم کا علم و عرفان عطا کرنے والا بھی ہو اور اپنا قرب دلانے والا بھی ہو

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 جولائی 2013ء بمطابق 19 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 186 تلاوت کی اور فرمایا:

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

رمضان کا مہینہ ایک ...... کی زندگی میں کئی بار آتا ہے اور ایک عمل کرنے والے ...... کو یہ بھی علم ہے کہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا۔ ایک باعمل اور کچھ علم رکھنے والے ...... کو یہ بھی پتہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہر سال اُس وقت تک جتنا بھی قرآن نازل ہوا ہوتا تھا، اُس کا دَور حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے، سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری سال کے، جب قرآنِ کریم مکمل نازل ہو چکا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری مل گئی تھی کہ (-) (المائدۃ:4) کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اسلام کو دین کے طور پر تمہارے لئے پسند کر لیا۔

اس آخری سال میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دفعہ جبرئیل نے قرآنِ کریم کا دَور دو مرتبہ مکمل کروایا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث 3624)

پس قرآن کریم کی رمضان کے مہینے کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔ ہر سال جب رمضان آتا ہے ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ گویا رمضان اپنے اور فیوض کے ساتھ ہمیں اس بات کی بھی یاددہانی کے لئے آتا ہے کہ اس مہینے میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔

میں نے جو آیت تلاوت کی ہے، اس وقت اُس کے صرف پہلے حصے کے میں بارے میں کچھ کہوں گا، آخری حصے کے بارے میں نہیں۔ پس یہ رمضان اس بات کی بھی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس عظیم کتاب میں انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کی تعلیم ہے۔ اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس میں حق اور باطل میں روشن نشانوں کے ساتھ فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ روزوں کی فرضیت کی کتنی اہمیت ہے اور کس طرح رکھنے ہیں؟ اس بات کی بھی یاددہانی کرواتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم مکمل اور جامع ہے۔ لیکن ان سب باتوں کی یاددہانی کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس یاددہانی کی روح کو سمجھنے والے ہوں، ورنہ رمضان تو ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا انشاء اللہ اور رمضان اور قرآن کے تعلق کی یاددہانی جب بھی آئے گا اور جب بھی آتا ہے کرواتا ہے اور کرواتا رہے گا اور ہم اس کی اہمیت سن کر خوش ہوتے رہیں گے۔ اس یاددہانی کا فائدہ تو تب ہوگا جب ہم اپنے عمل پر اس اہمیت کو لاگو کریں گے۔

پس یہ مقصد تب پورا ہوگا جب شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کے الفاظ سنتے ہی قرآن کریم ہمارے ہاتھوں میں آ جائے گا اور ہم زیادہ سے زیادہ اُس کے پڑھنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ رمضان کی اس یاددہانی کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہم ان دنوں میں قرآن کریم کے مطالب کو سمجھنے اور غور کرنے کی کوشش کریں گے تا کہ ''هُدًى لِّلنَّاس'' کی حقیقت ہم پر واضح ہو۔ رمضان اور قرآن کی آپس میں جو نسبت ہے اس کی یاددہانی اُس وقت ہم پر واضح ہوگی جب ہم کوشش کر کے قرآنِ کریم کے حکموں کو خاص طور پر اس مہینے میں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

پس رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ قرآنی احکامات کی تلاش کرو۔ رمضان ہمیں اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے اور اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ قرآنی احکامات کی تلاش کرنے کے بعد اُنہیں اپنی زندگیوں پر لاگو کر کے اُس کا حصہ بناؤ۔ رمضان ہمیں قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر سعی اور کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہوتا ہے اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے۔ اور عبادت کا یہ حق نمازوں کو سنوار کر اور باقاعدہ اور وقت پر پڑھنے سے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پڑھنے سے، پھر نوافل اور ذکرِ الٰہی پر زور دینے سے ادا ہوتا ہے۔

پس یہ حق ادا کرنے کی کوشش کرو تا کہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ، تا کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب کر لو۔ تا کہ خدا اور بندے کے درمیان جو دُوری ہے اسے ختم کر دو۔ رمضان یہ یاددہانی

کرواتا ہے کہ اس رسے کو مضبوطی سے پکڑنے والے بن جاؤ جس کا ایک سرا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اُس نے اپنے قرب کی تلاش کرنے والے بندوں کے لئے زمین پر لٹکایا ہوا ہے جو اُسے پکڑے گا وہ خدا تعالیٰ تک پہنچ جائے گا۔ رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''فَاِنِّیْ قَرِیْب'' (البقرۃ:187)۔ پس اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کر کے اس قرب سے فیض پا لو۔ رمضان ہمیں یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کرو۔ قرآن کریم میں بندوں کے جتنے بھی حقوق بیان ہیں ان سب حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تو غیروں کے حقوق کی ادائیگی پر بھی بہت توجہ دلائی ہے اور...... کے لئے تو آپس میں بہت زیادہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) اور حقوق کی ادائیگی کا ذکر ہے۔

بعض لوگ اپنوں کے حقوق بھول جاتے ہیں بلکہ قریبیوں کے خونی، رشتوں کے حقوق بھول جاتے ہیں۔ مجھے بعض دفعہ بچیوں کے خط آجاتے ہیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں سے ماں باپ کا جو سلوک ہے اس میں فرق کرتے ہیں۔ اگر جائیداد اپنی زندگی میں تقسیم کرنے لگیں تو بعض دفعہ بعض خاندانوں میں لڑکیوں کو محروم کر دیا جاتا ہے اور لڑکوں کو دے دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے بچیوں سے پوچھتے تو ہیں کہ **اگر جائیداد بیٹے کو دے دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ بعض بچیاں لکھتی ہیں کہ ہم شرم میں کہہ دیتی ہیں کہ کوئی حرج نہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ تو بس اتنا ہی سمجھ لیتے ہیں کہ انصاف ہو گیا۔ جبکہ یہ انصاف نہیں ہے بلکہ ظلم ہے اور قرآن کریم کے واضح حکم کی خلاف ورزی ہے۔** حیرت ہے اس زمانے میں بھی ایسے والدین ہیں جو یہ ظلم کرتے ہیں اور خوشی بھی اس بات کی ہے کہ اس زمانے میں ایسی بچیاں بھی ہیں جو ماں باپ کی خوشی کی خاطر قربانی دے دیتی ہیں۔ لیکن انہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اس میں ان کی دلی خوشی شامل نہیں ہے تو پھر جو بچیاں یا بچے یہ قربانی دے رہے ہیں وہ ماں باپ کو گناہگار بنا رہے ہیں۔ میں پھر ایسے ظالم ماں باپ سے کہوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کریں اور ایسے بھائی بھی جو خودغرضی میں بڑھے ہوئے ہیں اور ماں باپ پر دباؤ ڈال کر جائیدادوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اور بہنوں کو محروم کر دیتے ہیں، وہ بھی اپنے پیٹوں میں آگ کے گولے بھر رہے ہیں۔ پس ہمیشہ خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہئے اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بہرحال یہ تفصیل میں نے اس لئے بیان کر دی کہ اس کا بیان کرنا ضروری تھا۔

میں دوبارہ پھر اُسی طرف آتا ہوں کہ رمضان ہمیں کن باتوں کی طرف یاددہانی کرواتا ہے۔ جب ہم رمضان کو پاتے ہیں تو رمضان ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے آتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہر (مومن) اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرے۔ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کی جماعت کی خاطر، خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے، اُس کو نبھانے کے لئے اپنے جائزے لے کر اس کو نبھانے کی کوشش کریں۔ یہ جائزے لیں کہ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہے ہیں اور کس حد تک یہ عہد نبھانے کا جذبہ دل میں موجود ہے۔ اس قربانی کے لئے قرآنِ کریم میں کیا احکامات ہیں اُنہیں تلاش کریں۔ پھر ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے، اس کے بارے میں کیا احکامات ہیں انہیں تلاش کریں۔ رمضان ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے بھی آتا ہے کہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کو تباہی اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانے کے لئے کتنا درد تھا اور اُس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی درد بھری دعائیں اپنے خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے کیں اور ہم نے اُس کا حق ادا کرنے کی کس طرح کوشش کرنی ہے؟ ہمیں رمضان اس بات کی یاددہانی کے لئے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غارِ حرا میں سپرد کر کے پھر غار سے باہر نکل کر انجام دینے کے لئے دیا تھا، یعنی اُن درد بھری دعاؤں کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کام، اس کام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے اور حکم کے مطابق ہم نے کس طرح انجام دینا ہے۔ ہم نے کس طرح قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلاؤ، خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں پھیلاؤ اور پھیلاتے چلے جاؤ۔ ھُدًی لِّلنَّاس کا پیغام عام کرنے کی کوشش کرو۔ ہمیں رمضان یہ یاددہانی کرواتا ہے کہ غارِ حرا کی تنہائی کو سامنے رکھو گے تو پھر ہی تمہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی حقیقت کا صحیح فہم حاصل ہو گا۔ یہ مہینہ ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے ہے کہ اگر حُبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اُسوہ کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ یاددہانی کروانے یہ مہینہ آیا ہے کہ اس بات کی تلاش کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ''رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ'' (المائدۃ:120) کا مقام کس طرح پایا؟ کیونکہ یہ صحابہ بھی ہمارے لئے اُسوہ ہیں۔ پس یہ مہینہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کے لئے بھی آیا ہے کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرو۔ زمانے کے لحاظ سے تو ہم نہیں جا سکتے لیکن قرآن کریم کی تعلیم تو ہمارے سامنے اصل حالت میں موجود ہے جو اس زمانے میں پہنچانے کے راستے آسان کرتی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کروانے آیا ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ دنیا کے امن کی ضمانت اور دنیا میں امن قائم کرنے کی حقیقی تعلیم قرآن کریم ہی ہے۔ دنیا کو بتاؤ کہ دنیا میں امن کے قیام کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں یہ یاددہانی کروانے آتا ہے کہ قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جو اپنے ہر حکم کے بارے میں دلیل سے بات کرتی ہے۔ اس کے لئے ہمیں خود بھی قرآنِ کریم پر غور اور اس کی تفسیر کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اُن لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ (-) (البقرۃ:122) یعنی وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی، اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جس طرح اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یعنی پڑھنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں، غور کرنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں اور جو پڑھا یا سنا اور غور کیا، اس پر عمل کرنے کا بھی حق ادا کرتے ہیں۔ اگر یہ حق ادا نہیں ہو رہے تو ہمارے (مومن) ہونے کے دعوے صرف زبانی دعوے ہیں اور ہم ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر کو بڑھایا۔ وہ لوگ جو آخری زمانے میں پیدا ہونے تھے جنہوں نے قرآن کریم کی تلاوت اور اُس پر عمل کا حق ادا نہیں کرنا تھا۔ جن کے بارے میں قرآنِ کریم میں اس طرح اظہار ہوا ہے کہ (-) (الفرقان : 31) اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس یہ مہینہ جہاں ہمیں بہت سی خوشخبریاں دیتا ہے وہاں بہت سی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے اور ہوشیار بھی کرتا ہے۔ ہمیں یاددہانی کرواتا ہے کہ اپنے جائزے لیتے رہو کہ کس حد تک قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہو۔ اپنے جائزے لیتے رہو کہ کس حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکروں کو دُور کرنے کا باعث بن رہے ہو۔ ورنہ نہ رمضان ہمیں کوئی فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی قرآنِ کریم ہمیں کوئی فائدہ دے گا۔

خدا تعالیٰ ہمیں جس قسم کا انسان اور مومن بنانا چاہتا ہے اُس کے لئے اُس نے قرآنِ کریم میں سینکڑوں کی تعداد میں احکامات دیئے ہیں اور اس زمانے میں پھر حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے پر آپ کے ذریعہ سے زور دلوایا ہے۔ میں نے ان چند باتوں کی طرف مختصراً توجہ دلائی ہے کہ رمضان اور قرآن ہمیں کن باتوں کی یاددہانی کرواتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا، قرآن کریم میں سینکڑوں احکامات ہیں جن کی تلاش کر کے ہمیں اُن کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی ضرورت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہو سکتا ہے اور اس کے فضل کے حصول کے لئے اُس نے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس وقت میں ان سینکڑوں احکامات میں سے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں دو باتوں کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ کیونکہ یہ باتیں ہمارے آپس کے تعلقات اور معاشرے کے امن کے لئے ضروری ہیں اور ان کا جو اصل فائدہ ہے، وہ تو ہے ہی کہ جس طرح باقی احکامات پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اسی طرح ان

باتوں پر بھی عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔

ان میں سے پہلی بات تو عاجزی اور انکساری ہے۔ یہ بہت سے مسائل کا حل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی، اُن بندوں کی جو کہ حقیقی ...... ہیں، اُن بندوں کی جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں، اُن بندوں کی جو خدائے رحمان کے فضلوں اور رحم کی تلاش کرنے والے ہیں، جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے۔ فرمایا (-) (الفرقان: 64) اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور پھر فرماتا ہے۔

(-) (لقمان:19) اللہ تعالیٰ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا اور جب خدا تعالیٰ کا پیار نہ ملے تو انسان کی کوئی نیکی قابل قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نہیں ہوتی۔ پس کون انسان ہے کہ جو ایک طرف تو خدا تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرے، اپنے مومن ہونے کا دعویٰ کرے اور دوسری طرف یہ کہے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی محبت کی پرواہ نہیں۔ یقیناً کوئی عقلمند انسان، خرد والا انسان اور (-) یہ بات نہیں کر سکتا۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں اور **روزمرہ معاملات میں بہت سے مسائل کی وجہ، بہت سے جھگڑوں کی بنیاد یہ تکبر ہی ہے۔ جس میں تکبر نہیں اور تکبر کی وجہ سے جھوٹی انا نہیں اُس کے معاملات بھی کبھی نہیں اُلجھتے۔ یہ تکبر ہے جو ضد کی طرف لے جاتا ہے اور انا اور ضد پھر معاملات کو سلجھانے کی بجائے طول دینا شروع کر دیتے ہیں،** الجھانا شروع کر دیتے ہیں۔ آجکل بہت سے جھگڑے جو میرے سامنے آتے ہیں، ان معاملات میں سے اکثریت صرف اس لئے نہیں سلجھ رہی ہوتی کہ تکبر، انا اور ضد آڑے آ رہی ہوتی ہے۔ پس اگر انسان کو خدا تعالیٰ کی محبت کی ضرورت ہے، اگر ایک (مومن) یہ سمجھتا ہے اور جب میں (مومن) کہتا ہوں تو سب سے پہلے ہم احمدی (مومن) اس کے مخاطب ہیں، تو پھر ان باتوں سے بچنا ہوگا۔

رمضان کا فیض اس وقت حاصل ہوتا ہے جب قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ روزے تبھی فائدہ دیں گے جب قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ پس وہ لوگ جن کے آپس کے جھگڑے صرف اناؤں اور تکبر کی وجہ سے طول پکڑے ہوئے ہیں، واضح ہو کہ جو جھگڑے ہوتے ہیں یہ ہوتے ہی تکبر کی وجہ سے ہیں، یا انا کی وجہ سے ہیں۔ انہیں اس رمضان میں عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے چاہئیں۔ ان عباد الرحمان میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے زمین میں عاجزی سے چلتے ہیں۔ ہر وقت اس بات کے حریص رہتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے چاہے دنیاوی نقصان برداشت کرنا پڑے۔

دوسری بات جو بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ بھی اس سے متعلقہ ہی ہے اور وہ ہے صبر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) (البقرۃ:46)۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے صبر اور دعا کے ذریعہ سے مدد مانگو۔ اب کون ہے جس کو ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے؟ لیکن یہ مدد ملتی ہے صبر اور دعا سے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر اور دعا کا حق بھی وہی ادا کر سکتے ہیں جو عاجز ہوں۔ فرمایا (-) (البقرۃ:46) اور عاجزی اور فروتنی اختیار کرنے والوں کے علاوہ یہ باقی لوگوں کے لئے بہت مشکل امر ہے۔

پس یہاں عاجزی کو صبر اور دعا کے ساتھ ملا کر پھر اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کا ذریعہ بنایا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد دعاؤں کی طرف توجہ سے اور صبر سے ملتی ہے اور یہ خصوصیت صرف انہی لوگوں میں ہوتی ہے جو عاجزی دکھانے والے ہیں اور یہ عاجزی خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ یہ عاجزی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ پس جب ہر سطح پر عاجزی ہو، اللہ تعالیٰ نے جو اپنے حقوق بتائے ہیں، ان کی بھی دعا اور مستقل مزاجی سے، کوشش سے ادائیگی ہو اور انتہائی عاجز ہو کر انسان خدا تعالیٰ کے در پر گرے تو خدا تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ نے جو بندوں کے حقوق بتائے ہیں ان کی ادائیگی کی طاقت بھی خدا تعالیٰ سے مانگو اور وسعت حوصلہ دکھاؤ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

پس ہر سطح کے معاملات میں اور عبادات کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کا فضل جذب کرنے کے لئے عاجزی انتہائی ضروری ہے۔ جب یہ ہوگا تو خدا تعالیٰ دنیاوی نقصانوں سے بھی بچائے گا، دشمنوں کے خلاف بھی مدد دے گا، روحانیت میں بھی ترقی ہوگی، معاشرتی تعلقات میں بھی حسن پیدا ہوگا اور انسان خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بھی بنے گا اور یہی ایک مومن کی خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

پس ہمیں چاہئے کہ اس رمضان میں ہم اپنے جائزے لیں اور اُن تمام باتوں اور عنوانات کے تحت اپنے جائزے لیں جو میں نے بتائے ہیں کہ کس حد تک اس رمضان میں ہم نے اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور اس طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا رمضان ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا اور جب تک زندگی ہے، ہم ہر سال اس میں سے گزرتے ہوئے قرآنِ کریم کے اس مہینے میں نازل ہونے کی علمی بحث سنتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''ھُدًی لِّلنَّاس'' کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ صرف اس کی سطح تک ہی نہ رہو، اپنے آپ کو صرف سطح پر ہی نہ رکھو، صرف علمی بحثوں میں نہ اُلجھے رہو کہ قرآن کریم نازل ہوا تو اُس کا کیا مطلب ہے یا کیا نہیں ہے؟ بلکہ گہرائی میں جا کر اس ہدایت کے موتی تلاش کر کے انہیں اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کا ذریعہ بناؤ۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ اُن میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اُسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اُس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے، یہ علم اُس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اُس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اُس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اُسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظّ اُٹھاتا مگر باوجود علم کے اُس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر اور اُس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ (-) کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے۔ جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں، اس کی پروا بھی نہیں کی جاتی ....'' فرمایا ''(-) کو چاہئے تھا اور اب بھی اُن کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اُس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح اُن کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش (-) سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اُٹھائیں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 141-140۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

کاش آج جو دنیا میں، (-) دنیا میں ہو رہا ہے کہ لیڈر بھی اور رعایا بھی جو ایک دوسرے کی گردنیں مارنے پر تلے بیٹھے ہیں، سینکڑوں موتیں واقع ہو رہی ہیں۔ (-) ایک دوسرے کی جانیں لے رہے ہیں۔ اگر قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس زمانے کے مہدی کی بات سننے والے ہوں تو یہ فتنہ اور فساد خود بخود ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔

لیکن حضرت مسیح موعود ہمیں بھی فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ

زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسب حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ نصیحت ہے جو ہمیں بھی ہے۔ صرف غیروں کو نہیں دیکھنا۔ کیونکہ ہم نے بھی قرآنِ کریم پر عمل کرنا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہے۔ اس تعلیم کے ماتحت اپنے آپ کو رکھنے کی کوشش کرنی ہے تاکہ ہماری دنیا اور عاقبت سنور سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم کتاب کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں اور یہ رمضان ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآن کریم کا علم و عرفان عطا کرنے والا بھی ہو اور خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا بھی ہو۔

☆......☆......☆......☆......☆

مرتبہ: مکرم راجا نصر اللہ خان صاحب

شذرات۔ اخبارات و رسائل کے اقتباسات

نفاذ اسلام

جماعت اسلامی مودودی کے امیر سید حیدر فاروقی مودودی نے کہا ہے کہ سانپ اور بچھو ایک جگہ پر اکٹھے رہ سکتے ہیں مولوی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ جہاں تک اسلام کے نفاذ کا تعلق ہے تو یہ اپنے چھ فٹ کے جسم پر تو نافذ نہیں کر سکتے دوسروں پر کیا کریں گے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 17/اکتوبر 2002ء)

ایمان ناپنے کا اختیار

خورشید ندیم صاحب اپنے کالم ’’تکبیر مسلسل‘‘ میں لکھتے ہیں۔

بلاشبہ اس سے بڑی بدبختی کوئی نہیں کہ ہمارا وجود اسلام کے راستے کی دیوار بن جائے۔ لوگ ہماری وجہ سے اس دین رحمت سے دور ہونے لگیں۔ لوگ رسالت پناہ ؐ کے دامن سے وابستہ ہونا چاہیں اور ہم شک کی تلوار کے ساتھ ان کی گردنیں ناپنیں لگیں۔ ذرا اس الزام پر ایک نظر ڈالیے کہ جمائما خان نے اپنی تعلیم کے دوران سلمان رشدی کی ایک کتاب پڑھی ہے۔ اس بے وقعت لکھاری نے بدنام زمانہ کتاب کے علاوہ چند دوسرے ناول بھی لکھے ہیں جن میں ایک ’’شیم‘‘ (Shame) بھی ہے اور جمائما نے یہی ناول پڑھا ہے۔ سوال یہ ہے کہ مغرب میں پڑھنے والے کسی بھی مضمون کے کسی ایک مسلمان طالب علم کا نام بتایا جا سکتا ہے جو غیر مسلم بالخصوص یہودیوں کی کتابوں سے بے نیاز ہو۔ کیا اکنامکس کا کوئی طالب علم آدم سمتھ کو پڑھے بغیر معاشیات کے مبادی سے بھی واقف ہو سکتا ہے؟ سیاسیات کا کوئی طالب علم کارل مارکس سے صرف نظر کر سکتا ہے؟ فلسفے کا طالب علم ہیگل کے انکار سے بے نیاز ہو سکتا ہے؟ کیا آج عالم اسلام کا بڑے سے بڑا عالم اور دانشور یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس نے یہودی اور دوسرے غیر مسلم مصنفین کی کتابیں نہیں پڑھیں اور اگر کسی نے نہیں پڑھیں تو دوسرے مذاہب اور افکار پر اس کی تنقید کی آخر کیا علمی حیثیت ہے؟ اس بحث میں یہ سوال بھی اٹھے گا کہ جن لوگوں نے سلمان رشدی پر تنقید کی ہے، کیا انہوں نے اس کی بدنام زمانہ کتاب پڑھے بغیر تنقید کی ہے؟ ظاہر بات ہے کہ انہوں نے یہ کتاب پڑھی ہو گی۔ اگر سلمان رشدی کی یہ کتاب پڑھنا علمائے اسلام کے لئے جرم نہیں ہے تو جمائما خان کے لئے اسی مصنف کی کوئی دوسری کتاب پڑھنا جرم کیسے ہو گیا؟

خواتین و حضرات! ایک مسلمان جتنا جری ہو، اس سوال سے کبھی غافل نہیں رہ سکتا کہ اسے ایک روز اپنے پروردگار کے حضور میں پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اگر وہاں ہم سے سوال ہوا کہ تمہیں لوگوں کے ایمان ناپنے کا اختیار کس نے دیا تھا تو ہمارا جواب کیا ہو گا۔ ذرا تصور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے یہ سوال اپنے آخری رسول ﷺ کی موجودگی میں پوچھ لیا تو پھر کیا ہو گا۔ میں اس کا تصور ہی کرتا ہوں تو بات حد تصور سے آگے نکل جاتی ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 24 ستمبر 2002ء)

تیسری دنیا کی قدآور شخصیات

غلام اکبر اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

تیسری دنیا کی اصطلاح دوسری جنگ عظیم کے بعد کرہ ارض پر ظہور پذیر ہونے والی دو سپر طاقتوں کے درمیان شروع ہونیوالی سرد محاذ آرائی کیساتھ معرض وجود میں آئی۔ یہ تیسری دنیا ایسے ممالک پر مشتمل تھی جو یا تو دور جدید کے بنیادی تقاضوں پر پورا اترنے کی جدوجہد کے ابتدائی مراحل میں تھے یا پھر ہنوز پسماندگی کے اندھیروں میں بھٹک رہے تھے۔ ان میں بیشتر ممالک یورپ کے نوآبادیاتی نظام میں غلامانہ زندگی بسر کر رہے تھے یا کر چکے تھے۔ کچھ ممالک کو ایک سپر پاور نے اپنی چھتری کے نیچے لے لیا تھا اور کچھ کو دوسری سپر پاور نے اور کچھ ایسے بھی تھے جو اپنا شمار غیر جانبدار بلاک میں کرانا پسند کرتے تھے۔ پورا عالم اسلام اس تیسری دنیا کا ایک حصہ تھا۔ اور اگر یہ کہا جائے تو درست نہیں ہو گا۔ کہ بہت بڑا حصہ تھا۔

جس زمانے میں بھٹو حکومت پاکستان کے سربراہ بنے ’’تیسری دنیا‘‘ کی ترکیب بڑی اہمیت اختیار کر چکی تھی۔ بھٹو مرحوم اپنے آپ کو تیسری دنیا کی ایک مؤثر آواز بنانے کا عزم لے کر اٹھے تھے۔ اور اس خواب کی تکمیل کے لئے انہوں نے دنیائے ہلال کے پلیٹ فارم کا انتخاب کیا تھا۔ لاہور میں مسلم ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ اور اس حقیقت سے بھٹو مرحوم کے بدترین مخالف اور نقاد بھی انکار نہیں کریں گے کہ متذکرہ کانفرنس کے انعقاد کے ذریعے دنیائے ہلال کے مستقبل کی منزلوں کا تعین اور راہوں کی نشاندہی کرنے کی طرف ایک اہم قدم اٹھایا گیا تھا۔ جس دور کا یہ ذکر ہے اس کی شناخت دنیائے ہلال کی خاصی قدآور شخصیات سے ہوتی ہے۔ ایک تو خود بھٹو مرحوم کی شخصیت تھی جو ایٹمی طاقت بننا پاکستان کی ایک اٹل منزل قرار دے چکے تھے۔ دوسری شخصیت شاہ فیصل کی تھی۔ پھر الجزائر کے بومدین تھے۔ لیبیا کے کرنل قذافی تھے۔ اور ایران کے حکمران رضا شاہ پہلوی تھے۔

(نوائے وقت 20 جولائی 2013ء)

روزے کا مطالبہ

سہیل احمد اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

مساجد کی رونقیں بڑھ جاتی ہیں۔ مومنین توفیق ایزدی سے نیک کاموں میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں۔ برائیوں اور گناہوں سے دامن بچاتے ہوئے فیاضی و سخاوت میں جُت جاتے ہیں۔ کہیں روزے چھڑوائے جا رہے ہیں تو کہیں سحریاں کھلائی جا رہی ہیں۔ رسول عربی ﷺ کا مقدس فرمان ہمیں متنبہ کر رہا ہے کہ ’’جو شخص روزہ میں باطل بولنا اور بُرا کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں ہے اس بات کی کہ وہ چھوڑ دے اپنا کھانا اور پینا‘‘......

اب آیئے تو ذرا پرکھیں ہم اپنے روزوں کو کہ کیا واقعی ہم ایسے روزے رکھ رہے ہیں جیسے اللہ رب العزت ہم سے چاہتے ہیں؟

رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں......

1۔ کروڑوں روپے ماہانہ کی بجلی اور گیس چوری کی خبریں ہمارے میڈیا پر بریک ہو رہی ہیں۔

2۔ ٹارگٹ کلنگ‘ اغوا برائے تاوان‘ بھتہ خوری اور دہشت گردی میں معصوم جانوں کے اتلاف جیسے سانحات میں روزافزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

3۔ مہنگائی‘ ناجائز منافع خوری‘ ذخیرہ اندوزی‘ ملاوٹ‘ دو نمبر مصنوعات کی بھرمار‘ ناپ تول میں کمی اور دھوکہ دہی خاص طور پر اس مقدس مہینے میں عروج پر پہنچ جاتی ہے۔

4۔ کیمیکلز سے تیار کردہ دودھ دہی‘ مردہ جانوروں کا گوشت‘ حفظانِ صحت کے اصولوں سے منافی گھٹیا گندم سے تیار کردہ آٹا‘ کالے چنے کے چھلکوں کی ملاوٹ سے تیار کردہ چائے کی پتی‘ آٹے کے چھان کی ملاوٹ والی سرخ مرچیں‘ کپڑے رنگنے والے لال رنگ سے رنگے ہوئے آڑو‘ گائے بھینسوں کے اوجھ کو سرخ رنگ دے کر تیار کیا جانے والا قیمہ‘ جعلی غذائیں‘ نقلی ادویات‘ الغرض وہ کون سی بدعنوانی ہے جو رحمتوں اور برکتوں والے اس ماہ مطہر میں نہیں کی جا رہی؟

اور یہ تو ہیں نچلی یعنی عوامی سطح پر کی جانے والی چھوٹی چھوٹی بدعنوانیاں‘ اوپر خواص کی سطح پر افسر شاہی اور مقتدرین کی کرپشن اور سیاہ کاریوں کے قصے تو اس قدر شرمناک ہیں کہ سنائے نہیں سنے جاتے۔

کیا یہ رسول کریم ﷺ کے اُمتی کے لئے زیبا ہے کہ وہ اپنے سی این جی سٹیشن پر گیس چوری کرے اور چوری گیس فروخت کرتے وقت خریدار کو مقدار بھی پوری نہ دے اور یوں ایک ہاتھ سے قومی خزانے کو اور دوسرے سے قوم کو لوٹے؟

فیکٹری کے اندر کروڑوں ماہانہ کی بجلی اور گیس چوری کرنے والے اور فیکٹریوں کے باہر سرِ شام افطاری دسترخوان سجانے والے روزہ داران کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ سب دیکھ رہا ہے؟

روزہ تو ہمیں سکھاتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے چھپ کر گناہ کرنے والو تم اپنے رب سے نہیں چھپ سکتے۔ روزہ کا مطالبہ تو یہ ہے کہ ع

’’باہروں جھاڑ و پھیر نہ کڑیے ہونج اندر دا کوڑا‘‘

اللہ کریم ہمیں سچا مسلمان بناوے کیونکہ روزہ ہم سے یہی چاہتا ہے۔

(روزنامہ دنیا فیصل آباد 19 جولائی 2013ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر عباس احمد باجوہ صاحب اور مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر عقیل احمد باجوہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18/اگست 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام عظیم احمد باجوہ تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے اور درازی عمر عطا کرے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم اکرام علی شاکر صاحب معلم سلسلہ وقف جدید جماعت احمدیہ 121 ج۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 121 گوکھووال ضلع فیصل آباد کے مندرجہ ذیل بچوں عزیزم بلال احمد، عزیزم انس احمد طاہر، عزیزم دانیال فرخ، عزیزم سجیل احمد عزیزم سجیل احمد خلیق، عزیزم مسرور احمد، عزیزم حمزہ وسیم، عزیزم عمر وسیم، عزیزہ انیقہ ارشد نے مختلف مقامات پر جاری 5 کلاسز سے مستفید ہوتے ہوئے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ مورخہ 15 جولائی 2013ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی کل حاضری 110 تھی جس میں والدین کے علاوہ خدام نے بھی شرکت کی۔ مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور حوصلہ افزائی کے لئے انعامات سے بھی دیئے بعد میں قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم منور احمد عباسی صاحب جوہر ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ خالدہ سلطانہ صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور مورخہ 6/جولائی 2013ء کو کچھ عرصہ علالت کے بعد انتقال کر گئی تھیں۔ میں ان تمام خواتین و حضرات کا بے حد ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اس شدید دکھ اور غم کے لمحات میں میری اور میرے بچوں کی ڈھارس بندھائی اور ہمارے اس غم میں برابر کے شریک رہے۔ ہمیں حوصلہ دیا اور جو بوجوہ خود نہ آسکے اندرون ملک یا بیرون ملک سے بذریعہ فون ہمیں تسلی دی اور ہمارے غم کو بانٹنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔ خاکسار دعا کی درخواست کرتا ہے مولیٰ کریم میری اہلیہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے مجھے اور میرے بچوں کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کے سایہ تلے حفاظت سے رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ الوحید خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی باجی محترمہ امۃ الحمید بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا معین الدین صاحب نعمت کالونی فیصل آباد مورخہ 6/اگست 2013ء کو فیصل آباد میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ 8/اگست 2013ء کو بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ آپ نے اپنی بیماری کا عرصہ بہت حوصلہ اور تحمل سے گزارا۔ آپ محترم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال کی دختر نیک اختر اور حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ جماعت کی فعال رکن رہیں۔ بچوں کو دینی تعلیم کے علاوہ بھی جماعت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستجاب الدعا تھیں۔ ہمیشہ اردگرد کے نادار لوگوں کی ہر قسم کی مدد کرتیں۔ 1974ء کے حالات میں بہت ہمت سے کام لیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم نصیر الدین صاحب فیصل آباد، مکرم سرمد معین صاحب ربوہ، مکرم عدنان معین صاحب جرمنی، مکرم مرزا فرحان معین صاحب بیلجیم، دو بیٹیاں مکرمہ عظمیٰ ارم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب پشاور اور مکرمہ ثمائرہ صدف صاحبہ زوجہ مکرم میاں الیاس احمد صاحب یو۔کے چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بیت الذکر کیلئے مالی قربانی

خدا نے اپنا مکان بھی عطا فرمادیا

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ناروے

جب پہلی بار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناروے تشریف لائے تو حضور انور نے بیت النصر کی تعمیر کیلئے خطبہ جمعہ میں ناروے کے احمدیوں کو تحریک فرمائی، اسی طرح نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کو ارشاد فرمایا کہ ہر نیشنل عاملہ کا ممبر ڈیڑھ لاکھ کرونر بیت کے لئے ادا کرے چنانچہ مجلس عاملہ کے ممبران نے بیک زبان کہا کہ حضور ہم انشاء اللہ آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔

اس وقت خاکسار پہلے ہی ایک مخلص احمدی دوست سے غالباً پچیس ہزار کرونر قرض لے کر بیت کے لئے ادا کر چکا تھا۔ میرے پاس کوئی پیسہ نہیں تھا ہاں ایک مکان تھا جس میں میری اور میرے بچوں کی رہائش تھی۔ خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ میرا ارادہ ہے کہ اپنے اس مکان کو فروخت کر کے کوئی چھوٹا مکان خرید لوں اور جو رقم بچے اس سے اپنا وعدہ پورا کر دوں۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اس مکان کو فروخت کر کے چھوٹا مکان لے لیں اور اپنا چندہ بیت کا وعدہ پورا کر دیں۔ خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں اور خلافت کی اطاعت کی برکت دیکھیں کہ حسن اتفاق سے میرے ایک بیٹے کا مکان کے لئے قرض منظور ہو گیا اور اس مکان کو بجائے کسی اور کے آگے فروخت کرنے کے وہ مکان ہم نے اپنے بیٹے کے نام منتقل کر دیا اور مکان کا قرضہ وغیرہ ادا کر کے جو ہمیں مکان کی رقم ملی اس سے خاکسار نے ڈیڑھ لاکھ کرونر فوری طور پر بیت کی تعمیر کا چندہ ادا کر کے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ الحمدللہ۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

خدا تعالیٰ نے خلافت کی اطاعت اور مالی قربانی کے نتیجہ میں ہمارے اموال میں برکت دی۔ ہمیں قرضوں سے نجات دے دی ہمیں مکان سے بھی باہر نہیں جانا پڑا اور ہماری ضرورت بھی خدا نے پوری کر دی اور بہت جلد سارے اسباب مہیا فرما دیئے۔ اس کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش مسلسل برستی دیکھتا ہوں۔ اسی طرح مجموعی لحاظ سے لجنہ، خدام، انصار، ناصرات اور اطفال نے بھی بے مثال قربانیاں پیش کی ہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں قبول فرمایا ہے اور ہمیں محض اپنے فضل سے آج ایک خوبصورت بیت عطا کی ہے۔

اللہ کے فضل سے خاکسار نے اپنا مکان بھی خرید لیا ہے اور اس طرح چھوٹے مکان سے متعلق بھی حضور کی بات پوری ہوگئی۔

داخلہ تھرڈ ائیر

(نصرت جہاں کالج بوائز سیکشن ربوہ)

نصرت جہاں کالج (بوائز) ربوہ میں تھرڈ ائیر کی کلاسز کیلئے داخلہ جات مندرجہ ذیل شیڈیول کے مطابق ہوں گے۔

داخلہ فارم: مورخہ 28/اگست 2013ء صبح 9 بجے سے دستیاب ہونگے۔ اور 5 ستمبر 2013ء دوپہر 12 بجے تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

انٹرویو: مورخہ 8 ستمبر 9 بجے صبح

میرٹ لسٹ: 9 ستمبر 2013ء

ادائیگی واجبات 16 ستمبر 2013ء تک

آغاز کلاسز: 16 ستمبر 2013ء

طلباء مندرجہ ذیل کاغذات کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی داخلہ فارم کے ساتھ لف کریں۔

1۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کارڈ/اسناد کی دو کاپیاں

2۔ کیریکٹر سرٹیفیکیٹ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

3۔ والد/سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

4۔ دو عدد تصاویر (شناختی کارڈ سائز) بلیو بیک گراونڈ

5-N.O.C کی ایک کاپی پنجاب بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کی صورت میں

نوٹ: انٹرویو طلباء کے وقت اصل اسناد ہمراہ لائیں۔ داخلہ فارم نصرت جہاں کالج (بوائز) نصر بلاک دارالنصر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سبجیکٹ کمبینیشن اور دیگر معلومات کالج سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

سفوف مفرح: گھبراہٹ، لولگنا، گرمی کی قے و گرمی کے بخار میں مفید ہے۔
حب سعال: کھانسی خشک و تر ہر قسم میں مفید ہے۔
اکسیر الرجال: مردانہ طاقت کی بے مثال دوا
یہ تینوں دوائیں دواخانہ ہذا کے قدیم، مفید اور مؤثر مجربات ہیں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
خورشید 1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

خبریں

4 کلومیٹر لمبی پینٹنگ کے ذریعے دنیا کو امن کا پیغام

منیلا میں چار کلومیٹر لمبی پینٹنگ بنانے کیلئے ہزاروں نوجوان فنکاروں اور رضا کاروں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ نوجوان فنکاروں نے دیوار کے مختلف حصوں پر اتحاد، دوستی اور امن کا پیغام دینے والے فن پارے تخلیق کئے جن کو لوگوں نے بے حد سراہا۔ معذور افراد نے بھی دیوار کو خوبصورت رنگوں سے سجایا اور امن کا پیغام پھیلانے میں اپنا حصہ ڈالا۔ لوگوں کی بڑی تعداد اس خوبصورت نظارے کو دیکھ کر محظوظ ہوتی رہی۔

(روزنامہ جنگ 28 مئی 2013ء)

گاڑی سے باہر ببل گم پھینکنے پر سزا

اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دوران ڈرائیونگ کھانا پینا پسند کرتے ہیں اور کولڈ ڈرنکس کی خالی بوتلیں، سگریٹ اور کھانے کی پیکنگ وغیرہ کو چلتی گاڑی سے باہر پھینک دیتے ہیں جو ایک طرف غیر اخلاقی حرکت ہے تو دوسری طرف اس سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ ہوتا ہے، اسرائیل میں ایک شخص کو چلتی گاڑی سے ببل گم باہر پھینکنے پر 7 دن قید کی سزا سنائی گئی ہے، عدالت نے اس معاملے کو سختی سے لیتے ہوئے مذکورہ شخص کو بھاری جرمانہ ادا کرنے یا قید کاٹنے کی سزا دی تھی جس پر اس شخص نے جیل جانا قبول کیا۔

(روزنامہ دنیا 21 جون 2013ء)

وزن کم کرنے سے یادداشت بہتر

وزن کم کرنے سے نہ صرف لوگ صحت مند ہوتے ہیں بلکہ ان کی یادداشت بھی بہتر ہوتی ہے۔ سویڈن میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق وزن کم کرنے سے یادداشت بہتر ہوتی ہے اور اس سے دماغی سرگرمیوں میں بھی مثبت تبدیلیاں آتی ہیں۔ تحقیق میں موٹی خواتین کی جانب سے وزن کم کرنے کی کوششوں کا جائزہ لینے کے بعد بتایا گیا ہے کہ 6 ماہ کے دوران وزن کم کرنے سے ایسی خواتین کی یادداشت میں بہتری دیکھنے میں آئی۔

(روزنامہ دنیا 21 جون 2013ء)

250 فٹ اونچے پل سے دریا میں جمپنگ

ایڈونچر کے شوقین نوجوان کسی بھی قسم کے کرتب کو سرانجام دینے کیلئے خطروں سے خوفزدہ ہوئے بغیر جان جوکھم میں ڈالنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ برطانیہ کے قابل تعریف پلوں میں سے ایک پل کے اوپر چڑھ کر 250 فٹ کی بلندی سے 20 سے 30 منٹوں کے دوران یکے بعد دیگرے تین کھلاڑیوں نے پیرا شوٹ کھول کر دریا میں چھلانگ لگائی اور وہاں موجود لوگوں کو اپنے اس جان لیوا کرتب سے محظوظ کیا۔

(روزنامہ جنگ 28 مئی 2013ء)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا: **"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"**

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 27۔اگست

طلوع فجر	4:12
طلوع آفتاب	5:38
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:41

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

مکان برائے فروخت
فیصل آباد شہر محلّہ کریم نگر ڈبل سٹوری
رقبہ 5 مرلے 50x27، 5 کمرے برآمدہ
فل کھلا گیراج 3 باتھ بجلی، گیس،
فون، میٹھا پانی 24 گھنٹے
رابطہ نمبر: 041-8782906

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FR-10

سیل۔ سیل۔ سیل
ہر مال پر حیرت انگیز سیل
آ گیا جی آ گیا لان میلہ 2013ء آ گیا
لیڈیز کاٹن پرنٹ، لیلن پرنٹ 2013ء کے نت نئے ڈیزائن دستیاب ہیں۔
بسم اللہ فیبرکس
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: ڈوگر برادران 0300-7716468 0300-6435018

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اشفاق سائیکل سٹور
ہمارے پاس انٹرنیشنل معیار کے مطابق ہر قسم کی سائیکل ورائٹی موجود ہے۔
نیز موٹر سائیکلز کے سپیئر پارٹس بھی دستیاب ہیں۔
جو نام ہے اعتماد کا
(ربوہ کا سب سے سستا سائیکل سٹور)
فون: 047-6213652
موبائل: 0333-6704046
طالب دعا: شیخ اشفاق احمد، شیخ نوید احمد
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
الشیخ رینٹ اے کار
مناسب ریٹ پر کار کرایہ کے لئے دستیاب ہے
شیخ نوید احمد: 0333-6704046

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER
Exchange Co, "B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD
State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com